70530 ـ كيا وضوء ميں سر كے كچھ حصہ كا مسح كرنا كافى ہے ؟

سوال

كيا وضوء ميں سر كى پچھلى طرف تھوڑے سے حصے كا مسح كرنا جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

مسلمانوں كا اجماع ہے كہ وضوء ميں سر كا مسح كرنا واجب ہے، كيونكہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو جب تم نماز كے ليے كھڑے ہوؤ تو اپنے چہرے اور كہنيوں تك ہاتھ دھو لو، اور اپنے سروں كا مسح كرو، اور اپنے ٹخنوں تك اپنے پاؤں دھوؤ المآئدة (6).

فقہاء كرام اس پر متفق ہيں كہ سارے سر كا مسح كيا جائے، ليكن اس ميں اختلاف ہے كہ مكمل سر كا مسح كرنا واجب ہے يا نہيں ؟

مالكى اور حنبلى سارے سر كا مسح كرنا واجب قرار ديتے ہيں.

اور حنفى اور شافعى كہتے ہيں كہ سر كے كچھ حصے كا مسح كرنا بھى كافى ہے.

مالكيہ اور حنابلہ نے كئى ايك دلائل سے استدلال كيا ہے:

1 ـ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور اپنے سروں كا مسح كرو . اس ميں سارا سر شامل ہے، اور يہ آيت اور اپنے سروں كا مسح كرو بھى تيمم كى آيت:

پاكيزہ مٹى سے تيمم كرو اور اپنے چہروں اور ہاتھ كا اس سے مسح كرو .

كى طرح ہى ہے، چنانچہ تيمم ميں سارے سر كا مسح كرنا واجب ہے، تو اسى طرح يہاں سر كا مسح بھى پورا كرنا ہوگا.

ديكھيں: مجموع الفتاوى (21 / 125).

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہيں:

" سر كے كچھ حصے كا مسح كرنے والے كے متعلق فقہاء كرام كا اختلاف ہے، چنانچہ امام مالك رحمہ اللہ كہتے ہيں: پورے سر كا مسح كرنا فرض ہے، اگر اس نے سر كا كچھ حصہ چھوڑ ديا تو وہ اسى طرح ہے جس طرح كوئى شخص چہرے كا كچھ حصہ نہ دھوئے، امام مالك كا يہ مسلك معروف ہے، اور ابن عليہ كا قول بھى يہى ہے وہ كہتے ہيں:

اللہ تعالى نے وضوء ميں اسى طرح سر كا مسح كرنے كا حكم ديا ہے جس طرح تيمم ميں مٹى كے ساتھ چہرے كا مسح كرنے اور وضوء ميں چہرہ دھونے كا حكم ديا ہے.

فقہاء اس پر متفق ہيں كہ وضوء ميں چہرے كا كچھ حصہ دھونا جائز نہيں، اور نہ ہى تيمم ميں چہرے كے بعض حصے پر مسح كرنا، تو سر كا مسح بھى اسى طرح ہے " انتہى.

ديكھيں: التمھيد (20 / 114).

2 - انہوں نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے فعل اور عمل سے استدلال كيا ہے، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے يہ ثابت نہيں كہ آپ نے سر كے كچھ حصہ كا مسح كرنے پر اكتفا كيا ہو.

احناف اور شافعيہ نے بھى كئى ايك دلائل سے استدلال كيا ہے:

1 - فرمان بارى تعالى ہے:

اور اپنے سروں كا مسح كرو .

ان كا كہنا ہے كہ يہاں باء تبعيض كے ليے ہے، گويا كہ اللہ تعالى كا فرمان اس طرح ہے: اور اپنے سر كے بعض حصے كا مسح كرو.

اس كا جواب يہ ديا گيا ہے كہ يہاں باء تبعيض كے ليے نہيں، بلكہ باء الصاق كے معنى ميں ہے، اور الصاق كا معنى يہ ہے كہ جس پانى كے ساتھ سر كا مسح كيا جائے اس كا سر كے ساتھ لگنا ضرورى ہے.

ديكھيں: مجموع فتاوى (21 / 123).

2 - مسلم شريف كى درج ذيل حديث سے استدلال كيا ہے:

مغيرہ بن شعبہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنى پيشانى اور پگڑى پر مسح كيا

"

صحیح مسلم حدیث نمبر (247).

ان کا کہنا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی کا مسح کرنے پر اکتفا کیا، اور یہ سر کا اگلا حصہ ہے.

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی کا مسح کیا، اور پگڑی پر مسح مکمل کیا، اور پگڑی پر مسح کرنا سر پر مسح کرنے کے قائم مقام ہے.

زاد المعاد میں ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" کسی ایک حدیث میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں کہ انہوں نے سر کے کچھ حصہ پر مسح کرنے پر اکتفا کیا ہو، لیکن جب اپنی پیشانی پر مسح کیا تو پگڑی پر مسح مکمل کیا " انتہی.

دیکھیں: زاد المعاد (1 / 193).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" یہاں پیشانی پر مسح اس لیے اکتفا کر گیا کیونکہ اس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پگڑی پر مسح کیا تھا، چنانچہ صرف پیشانی پر مسح کرنے پر دلالت نہیں ہے " انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 178).

اس سے یہ ظاہر ہوا کہ دونوں میں راجح قول یہی ہے کہ وضوء میں پورے سر کا مسح کرنا واجب ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

27 وضوء میں سارے سر کا مسح کرنا واجب ہے، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور اپنے سروں کا مسح کرو.

اور بخاری و مسلم کی حدیث میں عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالی عنہ وضوء کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح کیا تو اپنے ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے "

اور ايك روايت كے الفاظ ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سر كے اگلے حصہ سر شروع كيا حتى كہ دونوں ہاتھ اپنى گدى تك لے گئے، پھر ہاتھ وہيں لے آئے جہاں سے شروع كيا تھا " انتہى.

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (5 / 2).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" اگر صرف اپنى پيشانى پر مسح كرے اور باقى سر پر نہ كرے تو يہ مسح كفائت نہيں كريگا، كيونكہ فرمان بارى تعالى ہے:

اور اپنے سروں كا مسح كرو المآئدة (6).

اللہ تعالى نے يہ نہيں فرمايا كہ: اپنے سروں كے كچھ حصے كا مسح كرو. انتہى.

ديكھيں: الشرح الممتع (1 / 187).

سر كا مسح كرنے كا طريقہ سوال نمبر (45867) كے جواب ميں بيان ہو چكا ہے، اس كا مطالعہ كر ليں.

واللہ اعلم .